پروفیسر علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ العالی

ایم اے پی ایچ ڈی برمنگھم

یورپ اور امریکہ کے جدید

مشینی ذبح خانے کی سیر

اور اس سے اسلامی ذبیحہ حاصل کرنے کی صورت

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

اگست ۱۹۹۰ء میں امریکہ کی مشہور ریاست کیلیفورنیا میں آنا ہوا یہ شمالی امریکہ کی سب سے بڑی ریاست ہے پھلوں، فصلوں، پرندوں اور جانوروں کی افزائش نسل کے اعتبار سے یہ امریکہ کی سب سے بڑی ریاست ہے۔ یہاں مرغیوں کو ذبح کرنے کے لیے بڑے بڑے مذابح ہیں مسلمانوں نے یہاں ایک بڑے مذبح سے اپنے لیے حلال ذبیحہ حاصل کرنے کے لیے معاملہ طے کیا ہوا ہے ان مسلمانوں کی بڑی خواہش ہے کہ جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کو حرام گوشت کھانے سے بچایا جاتے۔

پیشتر اس کے کہ میں اس مذبح کی صورت عمل اور پھر اس میں مسلمانوں کی عملداری پر اپنا مشاہدہ بیان کروں جو میں نے وہاں جناب انور زاہد کی رہنمائی میں کیا وہاں کے مسلمانوں کی عمومی صورت حال اور انداز فکر و عمل پر بھی کچھ تبصرہ ضروری ہے۔

ان ممالک میں وقت بڑی قیمت رکھتا ہے اس مشینی دور میں مشینوں کی صورت عمل سے بڑی آبادیاں جو فائدہ اٹھا سکتی ہیں وہ ان چھوٹی آبادیوں کو میسر نہیں آسکتا جو اس دور جدید کی سرعت رفتار سے کنارے پر ہیں۔ ان کا اپنا عمل جتنا زیادہ وقت لے گا اتنی اس پیداوار کی قیمت بھی بڑھے گی کیونکہ وقت یہاں انتہائی قیمتی ہے پھر یہ قلیل آبادی بھی اس درجے میں نہیں کہ اگر یہ اس کثیر آبادی کی طرح اپنی مشینیں علیحدہ لگالیں تو اس مال کا ان کے ہاں پورا نکاس ہو سکے پھر اس قلیل مقدار آبادی کی مالی قوت بھی اس میں اثر انداز ہو سکتی ہے اور حکومت اور بنکوں کی طرف سے جو مراعات کثیر آبادی کو مل سکتی ہیں ظاہر ہے کہ قلیل آبادی کی اتنی بساط نہیں ہوتی۔

ان حالات میں جو مرغیاں ان امریکی مذبح خانوں سے میسر آتی ہیں وہ قیمت میں ان سے بہت سستی ہوں گی جو مرغیاں مسلمانوں کو ان چھوٹے مذابح سے ملیں گی یہاں وقت کی زیادتی اور مزدوری کی لاگت نے اس کے نرخ کو بڑھا دیا ہے۔

اب یہ بات بھی لائق نظر ہے کہ یہاں کے مقیم مسلمان اپنے عمل میں اس درجہ پختہ کار اور محتاط نہیں جو ہم نے اسلامی ممالک میں محسوس کیا ہے اور پھر ایسے سر پھرے مسلمانوں کی بھی کمی نہیں جو ان مشینی ذبح خانوں کے ذبیحے اہل کتاب کا ذبیحہ سمجھ کر انہیں بلا تامل کھاتے ہیں اور مسائل میں فقہی باریکیوں کو تو کوئی سنتا ہی نہیں عجیب پریشانی ہے۔

یہاں یہ محسوس ہوتا ہے کہ مذاہب اربعہ میں سے جس مذہب پر بھی کچھ گنجائش نکلے یہاں کے مسلمانوں کو ان ٹرے ذبح خانوں میں کچھ اپنی قیود شامل کرکے حلال گوشت کے مواقع فراہم کئے جائیں ۔ واللہ ولی التوفیق ۔

یہ یہاں کی عمومی صورت حال ہے اب ان ذبح خانوں کی مشینی صورت حال پر بھی ایک نظر کرلیں میں نے اس ذبح خانے کو تفصیلاً دیکھا ہے ۔

۱ ۔ ٹرکوں کی مختلف تہوں میں مرغیاں اس میں لائی جاتی ہیں اور ذبح خانے میں آتے ہی ان پر ایک نیلی قرمزی روشنی چھوڑی جاتی ہے جس سے وہ اندھی یا بہت کمزور نظر ہوجاتی ہیں اور اس کے ساتھ ہی انہیں ایک لائن پر ترتیب وار لٹکادیا جاتا ہے اندھے ہونے کے باعث وہ اب اس مشینی عمل کو نہیں دیکھ سکتیں جو ان پر چند لمحوں میں گزرنے والا ہے ۔ لائن کے ساتھ مزدور کھڑے ہیں جو مزید مرغیاں لگاتے چلے جاتے ہیں اور لائن آگے سرکتی جاتی ہے ۔

۲ ۔ لائن پر لٹکی ہوئی مرغیاں اس خاص مقام پر آجاتی ہیں جہاں ایک خودکار مدور چھری (جو بجلی کی قوت سے گھومتی ہے) چل رہی ہے ، مرغیاں اس چھری پر اس طرح آتی ہیں کہ ان کی گردنوں کا مقام ذبح اس چھری پر آجاتا ہے اور وہ ذبح ہوجاتی ہیں اس کے چار فٹ کے فاصلے پر آدمی کھڑے ہیں جو دیکھتے جاتے ہیں کہ گردن کی تمام رگیں صحیح کٹی ہیں یا نہیں؟ مرغی ابھی پھڑپھڑا رہی ہوتی ہے ان کے ہاتھ میں چھری ہوتی ہے اگر کسی مرغی کی رگیں صحیح طور پر نہ کٹی ہوں تو یہ شخص اسے چھری سے درست طور پر کاٹ دیتے ہیں اس طرح ایک ایک مرغی ان کے نوٹس میں آجاتی ہے کہ اس کی رگیں صحیح کٹی ہیں یا نہیں اور یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ کوئی مرغی کہیں لائن پر لٹکی تو مر نہ گئی تھی ۔

۳ ۔ آگے جاکر مرغیاں چند لمحوں کے لیے گرم پانی میں ڈالی جاتی ہیں پانی کی گرمی سے ان کے پر اکھڑنے کے لائق ہو جاتے ہیں اور پھر انہیں اگلی مشین لے لیتی ہے جہاں اس کے پر سب اتر جاتے ہیں مرغیاں اتنی دیر گرم پانی میں نہیں رہتیں کہ اس کا اثر گوشت میں سرایت کرجائے اور پھر پر اترتے ہی وہ ایک ٹھنڈے درجے میں آجاتی ہیں وہاں سے اگلے حصہ میں ہر مرغی کا پیٹ چاک ہوجاتا ہے اور آنتیں وغیرہ باہر آجاتی ہیں اور ان پر وہاں نگران کارکن بھی موجود ہوتے ہیں جو صفائی اور گوشت کے داغوں کو برابر چیک کرتے ہیں اور آگے جاکر یہ گوشت بالکل صاف ہوکر سامنے آجاتا ہے مرغیاں ان تمام مراحل سے تقریباً آدھ گھنٹہ میں گزر جاتی ہیں ۔

مسلمانوں نے کاروباری نقطہ نظر سے ان سے معاملہ یوں طے کیا ہے کہ جب ان کی مرغیاں (جنہیں وہ حلال بناکر لینا چاہتے ہیں) لائن پر آئیں تو لائن پر ایک کپڑا بندھا ہوا ہو جس کے بعد یہ مرغیاں آنی شروع ہوں (یہ کپڑا علامت کے طور پر ہوتا ہے کہ اب آنے والی مرغیاں اور ہیں) ۔

اس کے بعد مسلمان اس مشین پر ہاتھ رکھتا ہے جس میں وہ مدور چھری لگی ہے جس پر مرغیاں لائن میں چلی آرہی ہیں اور بسم اللہ اللہ اکبر پڑھتا ہے اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ وہ اس مرغی پر تکبیر پڑھ رہا ہے جو ابھی اس مشینی چھری پر

سے گزر رہی ہے ضروری نہیں کہ ہر ایک مرغی پر یہ پورا پڑھا جاسکے کیونکہ مرغیاں آنے کی رفتار بڑی تیز ہوتی ہے ہاں کسی پر بسم اللہ کافی اور کسی پر اللہ اکبر پڑھا گیا ہو تو گمان کیا جاسکتا ہے کہ سب پر خدا کا نام لے لیا گیا ہے۔

اس صورت عمل میں عمل ذابح یکسر مفقود ہے ذابح خود کار مدور چھری ہے اور اسے چلانے اور روکنے میں اس شخص کا کوئی دخل نہیں جو مشین پر ہاتھ رکھے ہر مرغی پر اللہ کا نام لیے جارہا ہے مسلمان حضرات کے لیے اب یہ سوچنے کی بات ہے کہ شرعاً اس کا کیا حکم ہے۔

یہاں تک وہ نقشہ سامنے لانا تھا جو احقر نے اس ذبح خانے کا مشاہدہ کرتے ہوتے دیکھا اب احقر اس کی کچھ تفصیل کرتا ہے کہ شریعت مطہرہ میں ذبح اسلامی کی بنیاد کیا ہے۔

الجواب وہو الموافق للصواب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شریعت میں ذبح اسلامی کی بنیادی شرط انہارِ دم ہے کہ حلال جانور کا خون اس طرح نکال دیا جائے کہ پاک گوشت ناپاک خون سے علیحدہ ہو جائے۔ مردار اسی لیے حرام ہے کہ اس میں خون گوشت میں جذب ہو گیا ہوتا ہے۔ ہدایہ میں سب سے پہلی شرطِ ذبیحہ یہی بیان کی گئی ہے کہ الذکوۃ شرط حل الذبیحۃ۔

زکوۃ سے مراد شرعی طور سے جس سے شرع میں جانور حلال ہو جائے گردن کاٹنا ہے۔

غذا کی نالی، سانس کی نالی اور سانس کی نالی قصبۃ الریہ کے گرد دو رگیں (ودجین) کسی تیز دھار آلہ سے کٹ جائیں یا اکثر کٹ جائیں تو دمِ مسفوح خارج ہو جاتا ہے نیز تیز دھار آلہ سے نہ کٹیں تو بہت سا خون اندر ہی جذب ہو جاتا ہے، سو ذبح اسلامی کے لیے پہلی شرط یہ انہارِ دم ہے دوسری شرط یہ ہے کہ وقتِ ذبح اس پر غیر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ اس لیے کہ جس طرح حلتِ ذبیحہ کے لیے شرطِ سلبی ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ ہے (پ ۸ ، الانعام) اسی طرح شرطِ ایجابی فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بآیاتہ مومنین (پ ۸ ، الانعام) بھی ہے اور حنفیہ جو متروک التسمیہ کو حلال فرماتے ہیں وہ تاویلاً تسہیلاً فرماتے ہیں کہ چونکہ ہر مومن کے قلب میں اللہ کا نام رہتا ہے اور وہ لیا جا سکتا تھا مگر بھول گیا حتیٰ کہ اگر عمداً نام لینا ترک کر دے تو ذبیحہ حلال نہ ہوگا۔

عمل ذابح (عمل ذابح مطلق درجہ میں ہے اور عام ہے جو کہ بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ شرط ہے ہکذا فی الروایۃ الصحیحہ) شکاری کتا شکار پر چھوڑا جائے اور اس کے دانت سے اس کا خون بہہ جائے۔ انہارِ دم ہو جائے تو باوجودیکہ یہاں عمل ذابح بلاواسطہ نہیں پایا گیا شکار حلال ہے۔ بلاواسطہ ذابح کی شرط صرف ذبح اختیاری میں ہے کہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا اہل کتاب میں سے ہو۔ حضرت امام شافعی کے ہاں ذابح کا ذوی العقول میں سے ہونا ضروری نہیں سو عمل ذابح بلاواسطہ کو اسلامی ذبیحہ کا رکن قرار دینا درست نہیں۔

کسی مسلمان نے اللہ کا نام لے کر تیر چلایا اس تیر نے پرندے کو ذبح کر ڈالا اس پرندے کے ذبح ہونے میں عمل

ذابح براہ راست نہیں پایا گیا اسی طرح مشین پر لگی مدوّر چھری اگر مرغیوں کو ذبح کرتی جاتے اور کوئی مسلمان یا کتابی اللہ کا نام لے کر مرغیوں کو اس پر چھوڑتا جاتے یا اسی چھری کی طرف دھکیلتا جائے تو اس صورت میں ذابح اور معین ذابح کے عمل سے ذبح اسلامی وجود میں آ جائے گا۔

ایک جگہ مشین لگی ہے اور اس پر ایک گول چھری اس پر نصب ہو جو بجلی کی قوت سے چل رہی ہو اب ایک مسلمان مرغی کا گلا اللہ کا نام لے کر اس پر رکھ دیتا ہے اور وہ مرغی ذبح ہو جاتی ہے یہاں آلۂ ذبح مسلمان کے ہاتھ میں نہیں نہ اس کی حرکت اس کے قبضہ میں ہے تو اگر اس طرح ذبح شدہ مرغی حلال تصور ہوئی تو اگر کوئی مسلمان دس فٹ کے فاصلے سے مرغیوں کو اللہ کا نام لے کر اس چھری کی طرف دھکیل رہا ہے تو سوائے اس کے کہ اس کے تکبیر پڑھنے اور اس مرغی کا گلا کٹنے میں وحدتِ وقت نہیں اور کیا فرق باقی رہ جاتا ہے:

شریعت محمدی میں ذبح اضطراری میں یہ وحدتِ وقت شرط نہیں اسی لیے وہاں عمل ذابح (براہ راست) کو ذبح اسلامی کا رکن نہیں مانا گیا جو کسی وقت بھی منتفی نہ ہو سکے۔

پھر اس عموم ابتلاء کو بھی سامنے رکھا جائے کہ یورپ اور امریکہ کے موجودہ حالات میں ایک فقہ کی پابندی پر عمل مشکل ہے کسی دوسری فقہ سے کچھ گنجائش بھی ملتی ہو تو لوگ ادھر ادھر ہو جاتے ہیں امت کی امت اس ابتلاء کا شکار ہے۔

ان حالات میں مشینی ذبح خانوں کے ذبیحہ کو اگر ذبح اضطراری پر قیاس کر لیا جائے اور اس میں براہِ راست عمل ذابح کو ضروری نہ ٹھہرایا جائے تو امت کے لیے سہولت کی راہ نکل آتی ہے لوگ احساسِ گناہ کے ساتھ مشینی ذبیحے کھاتے رہیں اور یہ ذوقِ گناہ انہیں شریعت سے بالکل ہی فارغ کر دے کیا اس سے یہ بہتر نہیں کہ جو ممکن اور سہل صورت بھی نکل سکے اس میں شرعی قواعد سے غور کیا جائے۔

جہاں تک احقر سمجھ سکا ہے بمسئلہ زیرِ غور میں ایک ذبح اختیاری کو ذبح اضطراری پر قیاس کرنا ہے مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب مدظلہ نے مشینی ذبح کو ذبح اضطراری پر قیاس کرنا جائز قرار دیا ہے، ملاحظہ فرمائیے۔

الجواب: ذبح کا مسنون اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ جانور کو قبلہ رُخ اس کے بائیں پہلو پر لٹا کر ذبح

لہ وہ چھریاں اگرچہ بجلی کی قوت سے چل رہی ہیں لیکن بٹن دبانے والا جس سے وہ چھریاں چلنے لگتی ہیں مسلمان یا ایسا اہلِ کتاب ہو جو کسی غیر اللہ کا نام نہ لیتا ہو بلکہ بسم اللہ، اللہ اکبر کہتا ہو کہ کر بٹن دبا دے کہ چھری چلنے لگے پھر لائن پر کھڑا مسلمان مرغیوں کو چھری پر دھکیلتا رہے اور دھکیلنے پر اللہ کا نام لیتا رہے تو باشارہ نصوص بالواسطہ ذابح و معین ذابح دونوں کا مسلمان یا اہل کتاب ہونا ثابت ہو کر ذبیحہ حلال رہے گا۔

کرنے والا بسم اللہ اللہ اکبر کہتا ہوا چھری اپنے ہاتھ سے اس کی گردن پر چلاتا ہوا گردن کی چاروں رگوں (حلقوم، ودی، ودجین) کو کاٹ کر دم سائل بہادے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو کہ ذابح براہ راست خود گلے پر چھری چلائے مگر انہار دم اپنی شرائط وقیود شرعیہ کے تحت ہو جائے جب بھی وہ ذبیحہ جائز اور حلال کہا جائے گا جیسے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر بذریعہ کمان تیر چلا کر شکار کر لینا اور اسی چیز کے ذریعہ انہار دم کو باقی قرار دینا اور ذبیحہ کو حلال سمجھنا یا بسم اللہ اللہ اکبر کہنے کے ساتھ کلب معلم کو شکار پر چھوڑنا اور اس کے دانتوں کے ذریعہ انہار دم کو کافی مذبوح اور حلال سمجھنا وغیرہ بہت سی صورتیں اس کی مثالیں مل سکتی ہیں اور اسی طرح مشینی ذبیحہ میں بھی اگر بٹن دبا کر چھری چلانے والا کوئی مسلمان یا اہل کتاب ہو اور بٹن دباتے وقت کسی غیر اللہ کا نام نہ لیتا ہو بلکہ صرف اللہ کا نام لیتا ہو۔ مثلاً بسم اللہ اللہ اکبر کہتا ہو اور چھری غیر مسلموں کے جھٹکے کی طرح گردن نہ اڑا دیتی ہو بلکہ ذبح کی طرح چاروں رگیں پہلے کاٹ لی ہوں اور دم سائل اچھی طرح خارج ہو جاتا ہو تو وہ ذبیحہ بلاشبہ حلال اور جائز رہے گا اور یہ بات الگ رہے گی کہ یہ طریقہ اور عمل خلاف سنت مسلوکہ ہونے کی وجہ سے مکروہ اور قبیح شمار ہو اور اصلاح کی کوشش کرنا ان لوگوں پر جو اصلاح پر قدرت رکھتے ہوں حسب قدرت و استطاعت ضروری ہے اور پھر جب یہ معلوم ہے کہ وہ بٹن دبانے والے اہل کتاب ہی ہوتے ہیں تو غالب گمان یہ ہے کہ وہ محض اللہ ہی کا نام لیتے ہوں گے کبھی غیر اللہ کا نام نہیں لیتے ہوں گے جیسا کہ یہود کے ہاں یہی طریقہ رائج ہے کہ وہ محض اللہ کا نام لے کر ذبح کرتے ہیں اس لیے جب تک دلیل سے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ غیر اللہ کا نام لیتے ہیں۔ جیسے عزیر ابن اللہ مسیح ابن اللہ وغیرہ کا نام لیتے ہیں یا قصداً اللہ کا نام لینا ترک کر دیتے ہیں حرمت کا حکم نہ لگائیں گے اور نہ کاوش و کرید کرنا ذمہ میں لازم ہوگی۔ البتہ اگر قرائن قویہ صحیح سے اللہ کا نام لینا قصداً ترک کر دینے کا یا غیر اللہ کا نام لے لینے کا شبہ ہو یا شرائط وقیود شرعیہ جن کی رعایت علت ذبح کے لیے ضروری ہے مفقود ہو جانے کا شبہ ہو تو پھر نہ کھانے میں احتیاط ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر نظام الدین عفی عنہ — الجواب الصحیح

دارالعلوم دیوبند ۱۸ ۷/۹۱ھ — محمود غفرلہ

احقر اپنے مشاہدہ کی روشنی میں ان ممالک کے مسلمانوں کو دو اور باتوں کا پابند کرنا چاہتا ہے بہت ممکن ہے کہ دوسرے ذہن اس تجویز کے بعد اس مشینی عمل کو انسانی ذبح بھی سمجھ لیں اور اس میں کوئی اختلاف باقی نہ رہے۔

۱۔ مدور چھری سے جو مرغیاں کٹ کر آتی ہیں ابھی وہ پھڑپھڑا رہی ہوتی ہیں کہ تین چار فٹ کے فاصلے پر کھڑے ملازم ان کی گردن دیکھتے ہیں کہ رگیں پوری کٹی ہیں یا نہیں؟ اگر پوری نہ کٹی ہوں تو وہ ہاتھ کی چھری سے انہیں کاٹ دیتے ہیں اس وقت مرغی کی جان پوری نہیں نکلی ہوتی لتنے کم وقت میں دیکھ کر فیصلہ کر لینا کہ چاروں رگیں کٹ چکی ہیں یا نہیں دشوار ہے اس لیے بہتر ہے کہ وہ ملازم مسلمان یا اہل کتاب جو بوقت ذبح غیر اللہ کا نام نہ لیتا ہو اور اللہ کا نام لیتا ہو

اس دیکھنے اور چھری پھیرنے کا عمل کرتا رہے تو یہ عمل بھی اعانتِ ذبح کے حکم میں ہو کر کافی ہوگا۔ سو اس عمل کو ہر مرغی پر نافذ کیا جاتے اور اللہ اکبر پڑھ کر اسے ہاتھ کی چھری سے بھی کاٹا جاتے اور مددر چھری کی کاٹ کو بلّی کی کاٹ کے حکم میں لے کر اس دوسری کوشش کو انسانی ذبح سمجھ لیا جاتے یہاں ہاتھ سے چھری پھیرنے والے مسلمان ہوں تو اس سے اس کے حلال ہونے میں کوئی شبہ نہ رہ جائے گا یہ دوسرے مرحلہ میں اللہ اکبر کہنا مردہ جانور پر تکبیر نہیں بلکہ تڑپتے جانور پر تکبیر پڑھنا اور چھری چلانا ہے اور یہ اعانتِ ذبح ہے۔

اس میں مسلم منتظمین کو اپنے بڑے پلانٹ میں صرف دو آدمیوں کا اضافہ کرنا ہوگا پہلے دو آدمی احتیاطاً گر دنیں دیکھتے ہیں اس نئی صورت میں وہاں چار مسلمان کھڑے کرنے پڑیں گے جو ہر ایک مرغی پر جلدی میں اللہ اکبر کہہ دوسری چھری پھیر دیا کرے اور یہ تکبیر اور عمل ذبح ایک ساتھ ہے۔

۲۔ جو ملازمین مرغیوں کو ریل سے لٹکا کر مشینی چھری کی طرف دھکیلتے ہیں وہ ہر مرغی پر اللہ اکبر پڑھ کر اسے اس طرف دھکیلیں۔ جس طرح ذبح اضطراری میں اللہ اکبر پڑھ کر تیر پھینکا جاتا ہے اور اللہ اکبر پڑھنے اور پرندے کا گلا کٹنے میں وحدتِ وقت نہیں ہوتی یہاں بھی مرغی کا گلا تکبیر کے دو لمحے کے بعد کٹے گا۔ حنفیہ کے ہاں تکبیر اور ذبح میں مجلس کے فاصلے کی اجازت نہیں۔ درمختار میں ہے۔

والمعتبر الذبح عقیب التسمیة قبل تبدل المجلس۔

لیکن ہم یہاں اسے ذبح اضطراری پر قیاس کر کے اس ذبح کا اعتبار کر رہے ہیں۔

ان دونوں باتوں کا اہتمام کرنے سے اس کے اسلامی ذبیحہ ہونے میں کوئی شک نہ رہے گا۔

سلسلۂ مطبوعات موتمر المصنفین (۲۸)

میری علمی اور مطالعاتی زندگی

ترتیب
مولانا عبدالقیوم حقانی
رفیق موتمر المصنفین و استاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

جناب مدیر الحق مولانا سمیع الحق کے سوالنامہ کے جواب میں مشائخ، مشاہیر علماء، ممتاز سکالرز، دانشوروں اور قومی و ملی زعماء کے علمی و مطالعاتی تاثرات اور مشاہدات پر مبنی وقیع مضامین کا مجموعہ

موتمر المصنفین
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ، سرحد (پاکستان)

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
شیخ الحدیث مولانا عبدالحق
مولانا سید محمد یوسف بنوری
مولانا مفتی محمد شفیع مرحوم
مولانا شمس الحق افغانی
شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید
مولانا ظفر احمد عثمانی
مولانا اطہر علی بنگلادیشی
قاضی زین العابدین میرٹھی
مولانا محمد ابراہیم جان مجددی
مولانا سمیع الحق مدظلہ
مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
مولانا قاضی عبدالکریم کلاچوی
پروفیسر محمد اشرف پشاور
مولانا لطافت الرحمن
مولانا محمد اسحاق سندیلوی
مولانا عبدالقدوس ہاشمی
علامہ مولانا مار تونگ
ڈاکٹر محمد صغیر حسن
ڈاکٹر حمید اللہ پیرس
ڈاکٹر سید محمد عبداللہ

محفوظ قابلِ اعتماد مستعد بندرگاہ

بندرگاہ کراچی

جہازرانوں کی جنت

بندرگاہ کی خدمات کے جدید انداز کے ساتھ
عالمی تجارت کے لئے پُرکشش
پاکستانی معیشت کی تعمیر کے لئے کوشاں

ہماری کامیابیوں کی بنیاد

- انجنیئرنگ میں کمالِ فن
- جدید ٹیکنالوجی
- مستعد خدمات
- باکفایت اخراجات
- مسلسل محنت

۲۱ ویں صدی کی جانب رواں

مع

جدید مربوط کنٹینر ٹرمینلز
نئے میرین پروڈکٹس ٹرمینل
بندرگاہ کراچی ترقی کی جانب رواں

47 PR PID - Islamabad